مضمون : جنگلی حیات اور پاکستان

* خاکہ :-

(1) تعارف :

(2) پاکستان میں جنگلی حیات

(1.1) اقسام

(1.2) جنگلی حیات کی رہائش گاہیں اور ان کا نقصان

(1.3) جنگلی حیات کی اہمیت

(3) پاکستان میں جنگلی حیات کو درپیش خطرات :-

(3.1) مسکن کا نقصان

(3.2) شکار

(3.3) غیر قانونی تجارت

(3.4) آلودگی

(3.5) انسانی مداخلت

(3.6) موسمیاتی تبدیلی

(3.7) لوگوں میں جنگلی حیات کی اہمیت بارے فقدان :

(4) پاکستان میں جنگلی حیات کی حفاظت کے لیے اقدامات :-

(4.1) نیشنل پارکوں کا قیام اور ان میں توسیعی پروگرام :-

(4.2) قوانین و ضوابط کا نفاذ

(4.3) عوامی آگاہی مہمات

(4.4) محکمہ تحفظ جنگلی حیات کے اختیارات میں اضافہ.

(4.5) محکمہ میں بدعنوانی کے خاتمہ کے اقدامات :-

(4.6) محکمہ سے سیاسی اثر و رسوخ کا خاتمہ .

(5) نتیجہ :-

CamScanner

مضمون :

پاکستان جنوبی ایشیائی ملک ایک بہت اہم جغرافیائی خدوخال کا حامل ملک ہے۔ جو اپنے وسیع رقبہ میں مختلف نوعیت علاقائی خدوخال سمائے ہوئے ہے۔ مثال کے طور پر بلوچستان میں وسیع بنجر پہاڑی سلسلے، گلگت بلتستان اور کشمیر میں برفانی سلسلے، پنجاب میں وسیع زرخیز میدان اور سالٹ رینج کے علاقے، خیبر پختونخواہ میں جنگلات اور اسی طرح صحرائی علاقوں کی بات ہو تو وہاں انسانی آبادی کے ساتھ جنگلی حیات بھی پائی جاتی ہیں۔

جنگلی حیات سے مراد وہ جانور پرندے ہیں جو آزادانہ طور پر فطری و قدرتی ماحول میں رہتے ہیں۔ ان کی زندگی میں انسانوں کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

اسی طرح پاکستان میں سطح سمندر سے لے کر بلند و بالا پہاڑوں تک پاکستان میں مختلف اقسام کی جنگلی حیات پائی جاتی ہیں۔

پاکستان میں اگر جنگلی حیات کی اقسام کی بات کی جائے تو لاتعداد ممالیہ جانوروں اور پرندوں کی اقسام پائی جاتی ہیں۔ ان میں قابل ذکر مندرجہ ذیل ہیں۔

مارخور، ایبیکس، مارکوپولو بھیڑ، برفانی چیتا، بھورا ریچھ، جنگلی سور اور ہرن شامل ہیں۔

پرندوں کی اگر بات کی جائے تو شاہین، عقاب، باز، بطخ، سارس، کونج شامل ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے گدھ معدوم ہو چکا تھا مگر محکمہ جنگلی حیات کی کاوشوں سے گدھ کی نسل کو دوبارہ پروان چڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

بدقسمتی سے پاکستان کو دیگر درپیش مسائل کے ساتھ ساتھ یہاں موجود جنگلی حیات جو کہ فطری حسن ہے اس کو بہت سے خطرات کا سامنا ہے۔ یہ خطرات ظاہر تو بہت ہی خطرناک معلوم ہوتے ہیں مگر ان پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ ہمارا پڑوسی ملک بھارت اس کی واضح مثال ہے۔

CamScanner

جنگلی حیات کو درپیش مسائل کی بات کی جائے تو سب سے بڑا مسئلہ ان کے مسکن کی تباہی ہے۔ اور اس تباہی کا الزام سو فیصد انسان اور دس فیصد قدرتی آفات ہیں۔ ان کی قدرتی مسکن کی تباہی کی وجوہات میں جنگلات کا بے دردی سے کٹاؤ، جنگلات کا صفایا کر کے وہاں رہائشی سکیموں کی تعمیر، رہائشی منصوبوں کا قیام، ہاؤسنگ سوسائٹیز کا قیام، ٹمبر مافیا کے غیر قانونی کٹاؤ کے بعد ان کا جرم چھپانے کے لیے خود سے آگ لگانے کا عمل ان کے مسکن کی تباہی کی سب سے بڑی وجوہات میں شامل ہے۔

جنگلی حیات کو درپیش مسائل میں دوسری سب سے بڑی وجہ شکار ہے۔ اور شکار بھی قانونی نہیں بلکہ قانونی شکار کی آڑ میں بے تحاشا غیر قانونی شکار ہے۔ یہ شکار عادی شکاری کرتے ہیں جن کو سیاسی سرپرستی حاصل ہوتی ہے۔ محکمہ ایسے لوگوں کے خلاف جانتے ہوئے بھی کارروائی نہیں کرتا۔ یہ ظالم لوگ جانوروں اور پرندوں کا گوشت کے نام پر بے دردی سے قتل عام کرتے ہیں۔ اور جب تک اس علاقے سے ان کی مکمل طور پر تعداد ختم نہیں ہو جاتی وہ شکار کرنا نہیں چھوڑتے۔ اسی طرح دوبارہ جب جنگلی حیات جو ان کی نظر میں شکار کے قابل ہوتی ہے وہ دوسرے علاقے سے ہجرت کر کے وہاں نہ آ جائے۔ ٹرافی ہنٹنگ کے نام پر معدومی کے خطرے سے دوچار جانور جن میں مارخور سرفہرست ہے۔ ان کا شکار گلگت کے علاقے میں کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سندھ اور بلوچستان میں جنگلی حیات کا کوئی پرسان حال نہیں۔

اور بھی جنگلی حیات کے دشمن ہنرمندوں کی غرض ان نایاب اور معدومی کے خطرات سے دوچار جانوروں کا بغیر قانونی شکار کر کے ان کی تجارت بھی کرتے ہیں۔ جیسے کہ برفانی چیتے کو مار کر ان کی کھال کی تجارت۔

آلودگی بھی جنگلی حیات کی بقا کے لیے بڑا خطرہ ہے جس طرح انسان آلودگی کے خطرہ سے دوچار ہیں اسی طرح جنگلی حیات کو بھی خطرات لاحق ہیں۔

اور ویران ہو گئے جنگلی حیات کو درپیش مسائل کی سب سے بڑی وجہ انسانی مداخلت ہی ہے جب تک جاری رہے گی اس وقت تک جنگلی حیات کی بقا خطرے میں ہے

موسمیاتی تبدیلی جس سے اس وقت پوری دنیا متاثر ہے اس وجہ سے درجہ حرارت میں بے تحاشا اضافے کی وجہ سے جنگلات میں لگنے والی آگ اور شدید گرمی کی وجہ سے جنگلی حیات کی اموات واقع ہو جاتی ہیں جو کہ ان کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے

اور بربادی کی اور سب سے اہم وجہ لوگوں میں ان کے تحفظ کے بارے میں شعور کا فقدان ہے۔ لوگ جنگلی حیات کی اہمیت کے بارے میں بالکل آگاہ نہیں ہے۔ وہ اس کو بس ایک کھیل سمجھتے ہیں شکار کرنے والے بے دریغ شکار کر کے بالکل احساس نہیں کرتے جیسے کہ سائبیریا سے آنے والے مہاجر پرندوں کی نسل کشی پاکستان میں ہوتی ہے اس کی مثال کہیں نہیں ملتی وہ پرندے جنھوں نے موسم کا [illegible] کا راستہ اپنایا وہ یہاں ظالم شکاریوں کے ہاتھوں مارے جاتے ہیں

پاکستان میں جنگلی حیات کے تحفظ کے بارے میں ابھی کوئی خاص اقدامات کئے گئے ہیں لیکن عملی طور پر خاطر خواہ نظر نہیں آتے جنگلی حیات کے لیے مخصوص پارکوں کا قیام اور ان میں توسیع بھی قابل ذکر ہیں پاکستان میں اہم نیشنل پارکوں کی بات کی جائے تو ان میں ایوب نیشنل پارک اسلام آباد، ہنگول نیشنل پارک، [illegible] کالا چٹا نیشنل پارک، اٹک شامل ہیں

ملک میں انسانی حقوق کی پاسداری کے لیے قانون کا نفاذ یا جنگلی حیات کے لیے قانون کا نفاذ، دونوں کا فقدان نظر آتا ہے مگر پنجاب وائلڈ لائف محکمہ نے قانون کو نافذ کرنے کے لیے اقدامات کیے ہیں اسی طرح باقی صوبوں میں بھی کرنے کی ضرورت ہے

اگر عوام میں جنگلی حیات کے بارے میں شعور پیدا ہو جائے تو اس مدد سے دو چار جنگلی حیات کو بھی جنگل حفاظت مل سکتی ہے کیونکہ ادارے جتنی بھی کوشش کر لیں جب تک عوام اور شکاری لوگ خود جنگلی حیات کی حفاظت نہیں کریں گے تب تک کچھ نہیں ملے گا۔

محکمہ جنگلی حیات میں سیاسی اثر و رسوخ کا خاتمہ، وڈیروں کی مداخلت پر پابندی اور محکمہ کو آزادی دیئے بغیر کسی بھی بہتری کی توقع رکھنا بے سود ہے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ محکمہ جنگلی حیات کو پولیس کے برابر اختیارات دیئے جائیں تاکہ موقع پر مجرموں کے خلاف وہ کاروائی کر سکیں۔

نتیجتاً پاکستان میں جنگلی حیات ایک قومی خزانہ ہے جس کو بچانا لازم ہوگا۔ جس کی حفاظت ہر پاکستانی کی ذمہ داری ہے۔ حکومت، عوام اور مقامی اداروں کو مل کر جنگلی حیات کو درپیش مسائل کو کم کرنے کے لیے یک جان ہو کر اقدامات کرنے ہوں گے تاکہ آنے والی نسلوں کے لیے اسے محفوظ بنایا جا سکے اگر یونہی یہ سلسلہ جاری رہا تو آنے والی نسلیں صرف ان کو کتابوں میں ہی دیکھ سکیں گی۔

اردو ترجمہ:

پاکستان میں انگریزی ڈرامہ "ایک فنی شعبے میں محدود ثقافتی قدر حاصل ہے۔ بہت تھوڑی تعداد میں کچھ خاص ڈرامہ نگار ہیں جن میں رفیسانہ احمد، طارق علی اور حنیف قریشی شامل ہیں۔ خاص ڈراموں میں سے ایک ڈرامہ عثمان علی کا "ڈرامہ دیت منافقت" ہے۔ یہ ڈرامہ نہ صرف معاشرتی مسائل کی عکاسی کرتے ہوئے پاکستانی ثقافت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ جلد خدا کی کے دیت والے معاملات کو بھی آشکار کرتا ہے۔ پاکستانی ڈرامہ نگاروں اور ڈراموں کی محدود ہونے کی وجہ پاکستان میں انگریزی زبان کا محدود ہونا ہے۔

ادب ~~ہماری تمام انسانی~~ اقدار کی آئینہ دار اور عکاسی کرتا ہے

تلخیص:-

ادب تمام انسانی اقدار کی عکاسی کرتا ہے۔ معاشرے میں جس
تہذیبی اور ثقافتی اقدار میں روح پھونکنے کے ساتھ ساتھ ان
کو خیال رکھنے میں بہت بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ وقت کے ساتھ دنیا
تو بدلنے کے دوران ادب کی نوعیت بھی بدلتی رہی ہے۔ یہ تبدیلی
اسی عمل سماج میں تبدیلی کی عکاسی کرتی رہی ہے۔ ادب ایک
جامع شناخت کا نام ہے۔ جو تہذیب کا سب سے اہم حصہ
ہوتا ہے۔ اور یہی اس کی بنیادی کام کرتی ہے۔ اور یہی ادب
خاص ہوتا ہے جو کہ مادری زبانوں کی بنیاد پر تخلیق پاتا ہے
وہ معاشرہ جو تاریخی اور اپنے علاقے کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہو اور
اس کے ادب کو ثقافت کے لیے نمایاں رکھی ہوں کہ وہ اپنی تخلیق
کردہ معاشرے کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔

سوال نمبر 3 :- درج ذیل جملوں کو درست کریں

جواب :-

(1) میرے دوست کا تار آیا۔

(2) امتحان میں فیل ہو گیا۔

(3) مجھے ایک ڈراؤنا خواب آیا۔

(4) یہ شعر مجھ کو سمجھ نہیں آیا۔

(5) سر! آپ مجھے جانے دیں۔

(6) میں جلد واپس آؤں گا۔

(7) انہوں نے مجھے کہا۔

(8) مالی گلاب کا پودا لگا رہا ہے۔

(9) جب اس نے ہوش سنبھالا۔

(10) وہ مجھ سے لڑنے لگا۔

~~سوال نمبر 4 :-~~

CamScanner

سوال نمبر 4:- محاورات :-

(ا) بلائیں لینا:-

جب بیٹا گھر سے جانے لگا تو والدہ نے بیٹے کی خوب بلائیں لی۔

(ب) خاک چھاننا:- مطلب = راہ دیکھنا

غیر قانونی باڈر کی لگا کر یورپ جانے والے نوجوانوں کے والدین گھر میں ان کی خاک چھاننے میں عمر گزار دیتے ہیں۔

(د) خون سفید ہونا:-

آج کل معاشرتی پریشانیاں اتنی عام ہو چکی ہیں کہ بھائی دوسرے بھائی کو دھوکہ دینے سے باز نہیں آتے، ایسے واقعات اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ خون سفید ہو چکا ہے۔

(ج) ناک رگڑنا:-

سندھ کے وڈیرہ شاہی نظام میں غریب اور لاچار لوگ وڈیروں کے آگے ناک رگڑتے نظر آتے ہیں۔

(ط) کمر باندھنا:-

جب بندہ کوئی بھی کام کرنے کا ارادہ کرلے اور کمر باندھ لے تو کامیابی اس انسان کا مقدر ٹھہرتی ہے۔

(ہ) تیور بدلنا:-

مری کا موسم اس نوعیت کا ہے کہ کسی بھی وقت تیور بدل سکتا ہے۔

کمر توڑ دینے والی مہنگائی کی وجہ سے بہت سے لوگ یہ بھی بات کہتے ہوئے پائے گئے کہ ان کا آب و دانہ اس مہنگائی کی

وجہ سے اٹھ گیا ہے ۔

CamScanner